Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Medicinal Use of Marine Animals: An Analytical Study of the Jurists' Opinion

سمندری حیوانات کا دواؤں میں استعمال: فقہاء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. Dr. Aqsa Tariq (Corresponding Author)

Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies, GC Women University, Sialkot, Pakistan; Post Doctoral Research Fellow (Islamic Research Institute), International, Islamic University Islamabad, Pakistan.

draqsa444@gmail.com

Citation

Tariq, Dr. Aqsa " The Medicinal Use of Marine Animals: An Analytical Study of the Jurists' Opinion."Al-Marjān Research Journal, 3,no.1, Jan-Mar (2025): 309–326.

Submission Timeline

Received: Dec 10, 2024
Revised: Dec 26, 2024
Accepted: Jan 06, 2025
Published Online: Jan 18, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Medicinal Use of Marine Animals: An Analytical Study of the Jurists' Opinion

سمندری حیوانات کا دواؤں میں استعمال: فقہاء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

☆ ڈاکٹر اقصیٰ طارق

Abstract

Allah Ta'ala has given a special honor to human among His creations. Therefore, it has been given a prominent status in the entire universe both in terms of appearance and spirituality. One aspect of this human dignity is that man has been given the right to work with all other creatures. There is an aspect of this reverence that various methods have been developed to protect the human life. Therefore, according to a hadith, Allah Almighty did not create any disease that requires medicine because in the state of illness, a person faces suffering and trouble. And sometimes there is a risk of death in the disease. Therefore, in order to protect the human life and remove the suffering from it, treatment and treatment not only from the remains and plants and from the milk of many animals to the flesh and bone, etc. Rather, for this purpose, such facilities have been created in the Shariah rules. Those haram things which are not allowed to be used for paper purposes, in some circumstances it is also allowed to use such things to make medicine. This dimension is very important in the context that nowadays bone gelatin is widely used in medicines, especially capsule shells. If it is known from a reliable source that it is not derived from pigs, then there will be scope for its use in the light of shariah.

Keywords: Medical Use, Marine Animals, Jurists Opinion, Halal, Haram, Analysis

تعارف موضوع

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں انسان کو ایک خاص شرف بخشا ہے، چنانچہ اسے ظاہری اور معنوی دونوں لحاظ سے تمام کائنات میں ممتاز درجہ دیا ہے۔ اس تکریم انسانی کا ایک پہلو جہاں یہ ہے کہ انسان کو دیگر تمام مخلوقات سے کام لینے اور انہیں اپنے کام میں لگانے کا حق دیا گیا ہے، وہاں اسی تکریم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انسانی جان کو ایک مقدس امانت قرار دے کر اس کی حفاظت کے لیے طرح طرح کے سامان پیدا کئے گئے ہیں، چنانچہ ایک حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی جس کی دوا پیدا نہ کی ہو۔ چونکہ بیماری کی حالت میں انسان کو تکلیف

☆ لیکچرر، انسٹی ٹیوٹ آف عربک اینڈ اسلامک اسٹڈیز، جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ، پاکستان؛ پوسٹ ڈاکٹریٹ ریسرچ فیلو (اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ)، انٹرنیشنل، اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان۔

اور پریشانی کا سامنا ہوتا ہے اور بسا اوقات بیماری میں انسان کی جان جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے، اس لیے انسانی جان کی حفاظت اور اس سے تکلیف کو دور کرنے کے لیے نہ صرف جمادات و نباتات اور بہت سے جانوروں کے دودھ سے لے کر گوشت پوست اور ہڈی وغیرہ تک سے علاج و معالجہ کو جائز قرار دیا گیا ہے، بلکہ اس مقصد کے لیے شرعی احکام میں بھی اس طرح کی آسانیاں پیدا کی گئی ہیں، کہ ایسی حرام چیزیں جن کا غذائی ضرورت کے لیے استعمال جائز نہیں، بعض حالات میں ایسی چیزوں سے بھی دوا دارو کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ گنجائش اس حوالے سے بہت اہم ہے کہ آج کل دواؤں بالخصوص کیپسولز کے خولوں میں ہڈیوں سے تیار شدہ جو جیلٹن کثرت سے استعمال ہوتا ہے، اگر اس کے بارے میں معتبر ذریعہ سے یہ علم ہو کہ وہ خنزیر سے ماخوذ نہیں تو اس جزئیہ کی روشنی میں اس کے استعمال کی گنجائش ہو گی۔[1]

مقصد تحقیق

زیر بحث عنوان میں اس مقصد تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے "سمندری حیوانات کے بطور علاج و دوا استعمال کے حوالے سے فقہائے کرام کی آرا کا جائزہ" لیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

حیوانات سے استفادہ کے اصولی احکام تو قرآن و سنت میں موجود ہیں جنہیں بنیاد بناء کر فقہاء کرام نے اپنے اپنے زمانے اور علاقے میں اس سلسلہ میں نت نئے پیدا ہونے والے مسائل پر روشنی ڈالی ہے جس کی تفصیل فقہ کی قدیم و جدید کتب میں موجود ہے۔ تاہم یہ ذیلی ابحاث دیگر مسائل کے ضمن میں ملتی ہیں۔ لیکن سمندری حیات کا بطور دوا و علاج استعمال وغیرہ اس حوالے سے کوئی قابل قدر تحقیق سامنے نہیں آئی۔ البتہ درج ذیل مقالات اور کتب جزوی طور پر اس سے متعلق ہیں جو کہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ **حرام حیوانی اجزاء کے استعمالات اور فقہ اسلامی:** اس مقالہ میں حیوانات سے استفادہ اور حیوانی اعضاء و اجزاء کے مختلف استعمالات کے بارے میں فقہاء کرام کی آراء کو جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ **کتاب الحیوان:** اس ضخیم کتاب میں بنیادی طور پر جانوروں کی زندگی، ان کی عادات، نفسیات اور خصائص وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ **حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ:** اس کتاب میں علامہ الدمیریؒ نے جانوروں کی عادات و خصائص اور کہیں کہیں ان کا ادویہ میں استعمال جیسے موضوعات کو زیر بحث لایا ہے۔ تاہم اس میں اضافہ کیا گیا ہے کہ حیوانات کی حلت و حرمت کو فقہ شافعی کی روشنی میں زیر بحث لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مچھلی کے ساتھ انسانوں کی دلچسپی تقریباً اسی دن سے قائم ہے جب سے انسان زمین پر آباد ہوا اور اس نے یہاں کی چیزوں کو اپنی ضروریات کے لیے استعمال کرنا سیکھا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ زمین پر مچھلی کا وجود پچھلے ۴۵ کروڑ سال سے موجود ہے۔ ماہرین حیاتیات نے جانوروں کو دو اہم قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک وہ جانور جو موسموں کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں جیسے کہ انسان اور اکثر چوپائے۔ مچھلی ان جانوروں میں سے ہے جو موسمی تغیرات کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس گروہ کو اصطلاحاً Cold Blood Animals کہتے ہیں۔ اکثر مچھلیوں کے پیٹ میں فانون کی شکل

[1]. Syed Arif Alī Shāh, *Hāiwānāt ki Khūrāk kā shār'āi māayār*, (Sanha Halal Associates, Pakistan, 2018), p 180-182

کا ایک غبارہ ہوتا ہے جسے Swim Bladder کہتے ہیں۔ مچھلی اس میں ہوا کا ذخیرہ کر سکتی ہے اور یہی ہوا اس کے جسم کو پانی کے اوپر اٹھا کر تیرنے میں بھی مدد گار ہوتی ہے۔ ایسی مچھلیاں بھی ہیں جن کے پھیپھڑے ہیں۔ مگر مچھ، کچھوا اور مینڈک پانی میں بھی اسی اطمینان سے رہتے ہیں جس اطمینان کے ساتھ وہ خشکی پر رہتے ہیں۔[2]

1. مبحث اول: مچھلی کی کیمیاوی ترکیب

دوسرے حیوانوں کی طرح مچھلی بھی ایک حیوان ہے جس کے جسم میں گوشت، چربی، معدنی نمک، وٹامن اور ہڈیاں ہوتی ہیں۔ عام مچھلیوں میں کیمیاوی عناصر کی مقدار اس طرح ہے:

	عام مچھلی	میٹھے پانی کی مچھلی	سالمن مچھلی	ہیرنگ	بغیر چربی مچھلی
لحمیات	۳۰.۲۲	۴۳.۱۹	۱۵	۱۰	۱۹.۱۸
چربی اور نشاستہ	۵	۸.۴	۷	۸	۷۰.۰
معدنیات	۱	-	۲	۲	-
پانی	۶۳	-	۷۶	۸۰	-
گرمی کے حرارے فی پونڈ	۹۸۰.۵۰۰	۵۱۲	۳۵۲	۱۴۵۵	۳۵۲
ہضم ہونے کا عرصہ[3]	۴ گھنٹہ	۴ گھنٹہ	۴ گھنٹہ	۴ گھنٹہ	۴ گھنٹہ

2. مبحث دوم: مچھلی کا تیل اور غذائی افادیت

ایک عام مچھلی میں ۸۰ فیصد پانی اور ۲۳۔۱۴ فیصد کے درمیان لحمیات اور نائٹروجن کے دوسرے مرکبات ہوتے ہیں۔ ان میں حیاتین کی مقدار اکثر جانداروں سے زیادہ ہوتی ہے، مچھلیوں میں چربی یا چکنائی کی مقدار اس کی قسموں کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔ اگرچہ ان میں کولیسٹرول کی مقدار برائے نام ہوتی ہے۔ ایسے مشاہدات بھی ملتے ہیں جن سے ماہرین کا خیال ہے کہ مچھلی سے حاصل ہونے والی چکنائیاں اور تیل جسم میں موجود کولیسٹرول کی مقدار کو کم کرتے ہیں۔[4] مچھلی کا تیل ایک مشہور ٹانک ہے۔ چھوٹی مچھلیاں دریا میں آئی ہوئی نباتات کھاتی ہیں۔ خاص طور پر کائی میں ایک سبز مادہ Carotene پایا جاتا ہے جو ہضم ہونے کے بعد وٹامن "اے" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھاتی ہیں

---

[2]. Dr. Khalid Ghāznāwī, *Tībb ē Nābwī or Jādīd Scīencē*, (Al Faisal Nāshērān wā tājirān kūtāb, Lahore, 1988), 2: 378

[3]. Māhīr Ahmād Sūfi, *Ayāt Ullāh fī khāl al hāiwānāt al bārrīyāh wl bāhrīyiāh*, (Al Asāriyiā, Bēruīt, 1429h), p 71

[4]. Māhīr Ahmād Sūfi, *Ayāt Ullāh fī khāl al hāiwānāt al bārrīyāh wl bāhrīyiāh*, Bēruīt, 1429h, p 72

اور اس طرح ان کے جگر میں وٹامن اے کا ذخیرہ ہو جاتا ہے۔ تیل کی بہترین قسم اور زیادہ مقدار کاڈ مچھلی کے جگر میں ہوتی ہے۔ اس تیل کے ایک چھوٹے چمچہ میں وٹامن اے کے ۴۵۰۰ یونٹ اور ۵۰۰ یونٹ وٹامن ڈی بھی ہوتا ہے۔ پہلے یہ تیل ناروے اور ڈنمارک سے آتا تھا۔ پھر ماہی گیری کرنے والے دوسرے ملکوں خاص طور پر برطانیہ نے بھی برآمد شروع کر دی۔[5] مزید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ شارک اور ہیلی بٹ کے جگر میں اس وٹامن کی مقدار کاڈ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ جتنی مقدار کاڈ کے ایک چمچہ میں ہوتی ہے۔ اتنی ان کے ایک قطرہ میں ہوتی ہے۔ آنکھوں اور جلد کی حفاظت اور جسم کی بیماریوں سے بچانے کے لیے یہ تیل از حد مفید ہے۔ اگر یہ تیل برطانیہ یا ناروے کا بنا ہوا ہو تو افادیت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ مچھلیاں برفانی سمندروں سے پکڑتے ہیں۔ اور ان مچھلیوں میں سردی کا مقابلہ کرنے کی جسمانی صلاحیت ہوتی ہے جو شخص ان کے جگر کا تیل پیئے گا اس کو وٹامن کے علاوہ سردی کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میسر آجائے گی۔ مچھلی میں نشاستہ بڑی معمولی مقدار میں ہوتا ہے۔ اس لیے ذیابیطس کے مریض اطمینان کے ساتھ کھا سکتے ہیں۔[6]

3. مبحث سوم: مچھلی کا بطور علاج استعمال

i. مچھلی بطور جلے کا علاج (Fish Skin for Burns)

پوری دنیا میں جانوروں کی کھال جلے ہوئے زخموں کے علاج کے لیے کسی نہ کسی صورت میں استعمال ہوتی ہے۔ لیکن برازیل میں ملکی طلب کے مطابق تین سکن بینک ایسے ہیں جن میں خصوصاً مچھلی کی جلد کا استعمال جلے ہوئے زخموں کے لیے کیا جاتا ہے۔ تلاپیہ مچھلی جو کہ برازیل میں پائی جاتی ہے۔ اس کی جلد کو برازیل میں خصوصاً استعمال کیا جاتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ مچھلی کی جلد میں بہت زیادہ مقدار میں Collagen ہوتا ہے اور اس کی جلد میں بھی انسانی جلد سے مشابہ Moisture Content پایا جاتا ہے۔ مچھلیوں کی Sterlized جلد کی پٹیاں عمومی طور پر دوسرے اور تیسرے درجے کے جلے ہوئے زخموں کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ تلاپیہ ٹریٹمنٹ، جلنے کی درد کو کم کرنے اور زخموں کو جلدی بھرنے میں مدد دیتا ہے۔ آسٹریلیا میں تقریباً مچھلیوں کی پانچ ہزار سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں۔ سائنس کے میدان میں (Austrailian National Fish Collection: ANFC) یہ ادارہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔[7]

ii. مچھلی کا تیل بطور ادویات: Fish Oil Medically Point of View

مچھلی سے حاصل ہونے والا تیل دل کے امراض اور آنکھوں کی خشکی دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے تیل سے مختلف وٹامن کے کیپسول بنائے جاتے ہیں۔ مزید برآں مچھلی کا تیل خون میں Triglyceride کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔[8]

---

5. Ibn ē Qāyyām al jōzīāh, *Tībb ē Nābī SAW*, (Māktābāh Mūhāmmādīyāh, Lahore, 2006), 2: 393

6. Al Qāzwāinī, Mūhāmmād bin Māhmōō, *Ajāib ūl Mākhlūqāt wā ghārāib ūl mōūjūdāt*, (Mōūāssissāh tūl ālmī līl mābūāt, Bērūit, 1421h), p 131

7- https://en.wikipedia.org/wiki/fish_products/Retrieved 20 November, 2024.

8 - https://bieap.gov.in/capturefishriesandpostharvesttechnology.pdf, Retrieved 21 November, 2024.

iii. **مچھلی کا تیل: Fish Oil**

مچھلی کے تیل کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ا۔ فش لیور آئل ۲۔ فش باڈی آئل۔ فش لیور آئل مختلف اقسام کی تھراپیز کے علاج کے لیے اور وٹامن اے اور ڈی کی کمی کو دور کرنے کے لیے بطور استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ فش باڈی آئل مختلف مصنوعات میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ جلد کو Nurture کرنے والی مختلف مصنوعات میں استعمال ہوتا ہے اور اس کے علاوہ انسانی غذا کے طور پر Food Supplement میں استعمال ہوتا ہے۔[9]

iv. **ادویات میں استعمال: Use in Medicine**

* **اسکیولینس (Squalence)**: یہ ایک Unsaturated ہائیڈروکاربن ہوتا ہے جو کہ مچھلی کے تیل میں پایا جاتا ہے۔ یہ خصوصاً شارک میں موجود ہوتا ہے۔ اسے لیور آئل کہتے ہیں۔ Squalence ادویات اور کاسمیٹکس میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔
* **ٹیونا آئیز (Tuna Eyes)**: میڈیکلی نقطۂ نظر سے ٹیونا کی آنکھیں ادویات میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ Atherosclerotic اور Thrambotic مسائل رکھنے والے دل کے مریضوں کے علاج کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ہیں۔
* **فش کیلشیم (Fish Calcium)**: ٹیونا کی ریڑھ کی ہڈی اور اس سے حاصل ہونے والے گودے کو خاص مراحل سے گزار کر کیلشیم پاؤڈر حاصل کیا جاتا ہے۔ جو بچوں اور بڑھوں میں کیلشیم کی کمی کو دور کرنے کے لیے بطور ادویات استعمال کیا جاتا ہے۔ کیلشیم کی کمی ہڈیوں کی کمزوری (بھر بھرا پن) اور ریڑھ کی ہڈی کے ٹیڑھے پن اور ٹوٹنے کا باعث بنتی ہے۔
* **شارک کارٹلیج (Shark Cartilage)**: شارک کارٹیلج اپنے اندر پائے جانے والے Chondriotic Sulphate کے حوالے سے بہت اہم مانا جاتا ہے۔ Chondriotic Sulphate مختلف اقسام کی تھراپیز میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ کینسر سے متعلقہ ٹیومرز کو کافی حد تک کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے علاوہ Arthritis، Psoriasis اور Enteritis کے درد کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔[10]
* **فش پروٹین کنسنٹریٹ (Fish Protein Concentrate)**: یہ ایک جما ہوا پروٹین ہوتا ہے جو کہ تمام مچھلیوں یا دیگر سمندری جانوروں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس پروٹین کو مچھلی کے اندر پانی کی مقدار، تیل، ہڈیوں اور دیگر اعضاء سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ یہ Gritty، بے ذائقہ، بے رنگ اور بے بو پاؤڈر ہوتا ہے۔

9- Balachandran.K.K.2001. Post harvest techonoly of fish&fish products.Daya Publishing House. Venugopal.V.2003.Value addition to aquacultured fishery products chimes.vol.23 (1) P.82-84

10 - https://www.cift.res.in/innercontent.php?contented=Mig5, Medically, Retrieved 21 November, 2024.

* **جیلاٹن(Gelatin)**: مچھلی کی جلد اور ہڈیوں سے جیلاٹین حاصل کیا جاتا ہے۔ جیلاٹن فوڈ انڈسٹری میں مختلف چیزوں کو Stabilize، Emulsify اور اس کے علاوہ چیزوں کو گاڑھا کرنے اور جیلی کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔
* **انسولین(Insulin)**: انسولین شوگر کے مریضوں کے لیے بطور دوا استعمال کی جاتی ہے۔ فش انسولین زیادہ Stable ہوتی ہے۔ یہ پینکریاز Pancreas میں ہونے والے Splitting Enzymes کو Decomposition سے بچاتی ہے۔
* **چیسٹون(Chiston)**: یہ Prawns کے ضائع شدہ حصوں جیسا کہ سر اور اس کے Shells سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جو کہ خوراک میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ آج کل بہت قیمتی Coagulant Aid کے طور پر Sewage Treatment کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بچوں کی خوراک کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ مزید بر آں زخموں کے علاج کے لیے، کاغذ اور ٹیکسٹائل کی مصنوعات میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔[11]

4. مبحث چہارم: مچھلیوں کے خواص کے بارے میں اطباء قدیم وجدید کے مشاہدات

آرماچ یا اری متبیسا (Arlus Arium): زود ہضم، مقوی دل اور حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ ایل(Indial EEL): جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ (Butter Fish): دل کو طاقت دیتی ہے۔ کٹالا(Catla Catla): زود ہضم ہے۔ جسمانی کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔ سفید شارک (Carshardon Carchrius): اس میں آیوڈین اور فاسفورس کی معقول مقدار ہوتی ہے۔ (Mourola Fish): جسم میں گوشت پیدا کرتی ہے طاقت بڑھاتی ہے۔ روہو (Labea Rohu): میٹھے پانی کی مچھلیوں میں بہترین ہے۔ گوشت مٹھاس کی طرف مائل ہے۔ توانائی میں اضافہ کرتی ہے۔ دل کو طاقت دیتی ہے۔ (Scomberomorus Commersoni): اس کے فوائد بالکل کاڈ اور شارک والے ہیں۔[12] یونانی اطباء کا مشاہدہ ہے کہ ہمیشہ مچھلی کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اس کے استعمال سے مریض کی قوت قائم رہتی ہے۔ اس کا وزن بڑھتا ہے اور تپ دق کے علاج میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہڈیوں کی سوزش جوڑوں کے ورم، پرانی کھانسی، دمہ، کالی کھانسی، نقاہت اور جلدی بیماریوں میں اس کا استعمال بڑی شہرت رکھتا ہے۔[13] انسانی آنکھ رات کے اندھیرے میں جس عمل کے ذریعہ دیکھتی ہے۔ اس میں وٹامن اے کا بڑا تعلق ہے۔ غذا میں اگر وٹامن اے کی کمی مسلسل رہے تو جلد کھردری ہو جاتی ہے۔ وٹامن اے کا سب سے سستا اور قابل اعتماد ذریعہ کاڈ لیور آئل ہے۔ اسے پینا ان تمام خرابیوں سے یقینی حفاظت ہے۔[14]

---

[11]--https://www.yourarticlelibrary.com/fish/10-major-fish-products/2379520,Retrieved,21 November, 2024.

[12]. Al Jāhīz Umr Bin Bāhr, *Kītāāb ul Hāiwāān*, (Dār ul Jēēl, Bēruīt, 1416h), 1: 167

[13]. Mūhāmmād Tariq Māhmōōd Chūghtāī, *Sūnāt ē Nābwī or Jādid Science*, (Shūāba Tāqēēq o tāsnēēf, Bahāwālpūr,1997), p 401

[14]. Dr. Khalid Ghāznāwī, *Tībb ē Nābwī or Jādīd Scīencē*, Al Faisal Nāshērān wā tājirān kūtāb, Lahore),198-2: 204

وہیل: وہیل کو عنبر اور Physeter Macrocephalus کہتے ہیں۔ وہیل کی تقریباً ایک سو قسموں میں سے Sperm Whale کے سر سے حاصل ہونے والا تیل اگرچہ مقدار میں کافی ہوتا ہے لیکن اسے کھایا نہیں جاتا۔ اسے Spermaceti کہتے ہیں۔ یہ تیل صنعت، سامان تزئین اور مرہمیں بنانے میں کام آتا ہے جبکہ وہیل کا گوشت انسانی اور جانوروں کی خوراک میں استعمال ہوتا ہے۔ وہیل پکڑنے کی صنعت برطانیہ، ناروے اور ہالینڈ سے نکل کر امریکہ گئی اور اب دنیا میں سب سے بڑے بیڑے جاپان اور روس کے ہیں، ان کے پکڑنے میں جدید توپیں، بم اور ہیلی کاپٹر استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی نسل کے تحفظ کے لیے نو عمر جانوروں یا بچے والی ماں کو پکڑنا منع ہے۔ ہر موسم میں شکار کی تعداد متعین کی جاتی ہے اور جہاں ان کی تعداد کم ہوتی ہے۔ وہاں سے ان کا شکار ممنوع کر دیا جاتا ہے۔[15]

5. مبحث پنجم: اطباء جدید کے مشاہدات

مچھلی کے سر میں چربی کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے۔ اسے باہر نکال کر خشک کرنے کے بعد اس میں سے نچوڑ کر Sperm Oil نکال لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد چربی کے بلاک پر کیمیاوی عمل سے Spermaceti نام کی سفید شفاف موم کی طرح چیز حاصل کی جاتی ہے جو بے ذائقہ مگر چربی کی بدبو دیتی ہے۔ جلد کی ایسی بیماریوں میں اسے مرہم کے طور پر استعمال کرتے ہیں جن میں آبلے پڑتے ہوں یا کھال اترتی ہو۔ اس میں بنیادی طور پر Palmatic Acid کے ساتھ Acetyl Alcohol مرکب ہوتی ہے اور ان دو کی آمیزش اسے ملائم کرنے والا مرہم بنا دیتے ہیں۔ نسخوں میں اسے Cetaceum کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ وہیل کے جسم سے ایک تیل نکالا جاتا ہے جسے Train Oil کہتے ہیں۔ یہ تیل پہلے مشینوں میں پڑتا تھا۔ اس سے دیئے جلتے تھے اور صابن بنایا جاتا تھا۔ اب اسے صابن بنانے کے ساتھ چھپائی کی سیاہی، رنگ روغن اور بناسپتی گھی کی صنعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ نقلی مکھن کی قسم مارجرین بھی اس سے بنتی ہے۔ جدید افادات میں منہ پر لگانے والی کریم اور موم، بوٹ پالش بھی شامل ہیں۔ وہیل کے Bladder اور ہڈیوں کو مشینوں سے کچل کر ان کو نچوڑ کر نکالا جانے والا تیل اس کے جگر کے تیل سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کے جگر کے تیل کی سب سے بڑی خصوصیت اس میں وٹامن اے اور ڈی کی کثیر مقدار ہوتی ہے۔ ایک عام شخص کے لیے اس تیل کا ایک قطرہ بھی ضرورت سے زیادہ وٹامن مہیا کر سکتا ہے۔[16]

6. مبحث ششم: ہومیو پیتھک طریقۂ علاج

اس طریقۂ علاج میں وہیل مچھلی سے حاصل ہونے والی رطوبت Ambra Grisea کے نام سے استعمال کی جاتی ہے جسے ماہرین ادویہ نے عنبر کا نام بھی دیا ہے۔ یہ دوائی ایسے کمزور اور لاغر بچوں کو دی جاتی ہے جو چڑ چڑے اور بیزار نظر آتے ہوں۔ ان کے جسم میں بے حسی سی رہتی ہو۔ ہومیو پیتھک طریقۂ علاج میں عنبر کی ایک اور قسم Electron Amber جسے Succinum بھی کہتے ہیں میں تجویز کی جاتی ہے۔ یہ بڑھی

---

[15]. *Tībb ē Nābwī or Jādīd Scīencē*, 2: 441

[16]. Zia ūdd Dīn, *Khāwās Al Ahjār al Kārimā*, (Moūāssīsāh al alāmi, Bērūit, Lebnon, 2000), p 97

ہوئی تلی، دمہ، سر درد، چھینکوں، آنکھ سے پانی بہنے، کالی کھانسی اور پرانی کھانسی میں دیا جاتا ہے۔ اس کے مریض کو بند جگہوں سے دہشت ہوتی ہے۔[17]

موتی کے بارے میں اطباء قدیم و جدید کے مشاہدات

اطباء قدیم نے فوائد و اثر کے لحاظ سے موتی کو نباتات، حیوانات اور پتھروں کے درمیان کی چیز قرار دیا ہے۔ جس میں ان تینوں کے فوائد شامل ہیں اسے سمندر سے نکالنے کے دو بہترین موسم مارچ اور اپریل ہیں۔ موتی بنیادی طور پر فرحت اور لطافت پیدا کرتا ہے۔ منہ سے بدبو دور کرتا ہے۔ دمہ، جنون، دل، جگر اور گردہ کی بیماریوں میں مفید ہے۔ پتھری کو خارج کرتا ہے، یرقان کو دور کرتا ہے۔ زمانہ قدیم سے آنکھ کے علاج اور سرمہ بنانے میں موتی کا استعمال جاری ہے۔ کہتے ہیں کہ موتی آنکھ کی سوزش کو مندمل کرتا ہے۔ موتی کا سفوف دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے تندرست اور دانت چمکدار ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر اس کے سفوف سے زخم جلد بھرتے ہیں۔ طب یونانی میں اطباء نے اس کے جتنے بھی فوائد گنوائے ہیں ان میں سے کچھ تو اس میں موجود کیلشیم کی وجہ سے ہیں۔[18] موتی کم گہرے سمندروں کے ریتلے کناروں کے قریب پایا جاتا ہے۔ امریکہ میں ایسے بہت سے ہوٹل موجود ہیں جہاں پر سمندری خوراک ملتی ہے۔ بعض ہوٹلوں میں مشہور ہے کہ سیپی کے اندر کا جانور کھانے سے جسم کو طاقت آتی ہے۔ لوگ اس طاقت کے حصول کے شوق میں سینکڑوں ڈالر صرف کرکے یہ سیپی لیتے ہیں۔ اسے کھول کر اندرونی جانور پر نمک مرچ اور سرکہ چھڑک کر چمچے کے ساتھ ثابت کا ثابت نگل لیتے ہیں۔ بھارت اور پاکستان کے شفاخانوں میں موتی کے جو مرکبات عام طور پر تیار ہوتے ان میں معجون جالینوس لولوئی، خمیرہ مروریدا مفرح یاقوتی کشتہ مروارید، کشتہ صدف خمیرہ زیادہ شہرت رکھتے ہیں۔[19]

کیمیاوی تجزیہ

ساخت کے لحاظ سے موتی اور سیپی میں کوئی فرق نہیں بلکہ بعض ماہرین مرجان کو بھی اسی نوعیت کا قرار دیتے ہیں۔ یہ امر مسلم ہے کہ ان سب کی ساخت میں استعمال ہونے والا کیمیاوی عنصر کیلشیم ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مقدار کیلشیم کاربونیٹ یاAragonite ہے۔ موتی کی بیرونی سطح اور سیپی کے اندرونی حصہ پر چمک، ملائمت اور نرمی جس چیز سے آتی ہے اسے Nacre کہتے ہیں۔ یہ اسے ملائم رکھتی اور چمک دیتی ہے۔ اسے ایک طرح کا چمکدار اینمل کہہ سکتے ہیں۔ سیپی کی بیرونی سطح کھردری اور سخت ہوتی ہے۔اس کی ساخت میں سینگ کی طرح کی ایک چیز Conchioline استعمال ہوتی ہے کیمیاوی تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس کھردری اور سخت چیز میں کیلشیم کے علاوہ Albuminoid بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ فرانسیسی میں سیپی کو بھی Nacre کہتے ہیں۔ یعنی کہ یہ بذات خود اینمل کا مجموعہ ہے۔[20]

---

17. *Tībb ē Nābwī or Jādīd Scīencē*, 2: 452

18. Abdūl Hāqq Hāshmī, *Hādīth ē Nābwī or Sāinsī Ulōōm*, (Islamic Research Academy, Karachi,2014), p 235

19. *Hādīth ē Nābwī or Sāinsī Ulōōm*, p 189

20. *Tībb ē Nābwī or Jādīd Scīencē*, 2: 235

1. بطور دوا شرمپ سے استفادہ

شرمپ ایک بہت زیادہ پروٹین رکھنے والا سمندری جاندار ہے۔ جن میں فَیٹ اور کیلوریز بہت کم مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ شرمپ دل کے امراض EPAاور DHA کے لیے بہت فائدہ مند ہے جس میں اومیگا۔3 فیٹی ایسڈز موجود ہوتے ہیں۔ شرمپ میں بہت کم مقدار میں کولیسٹرول ہوتا ہے۔[21]

2. بطور طب پران (Prawn) کے فوائد

بلاشبہ ۱۰۰ گرام پرانز میں ۲۵ گرام پروٹین ہوتی ہے جو کہ اتنی ہی مقدار بنتی ہے جتنی کسی پولٹری یا گوشت کی مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ پران میں کیلوریز بہت کم ہوتی ہیں۔ اسی طرح ۱۰۰ گرام پران میں ۱۱۵ کیلوریز ہوتی ہیں۔ پران بہت صحت مند سمندری خوراک مانا جاتا ہے۔ پران، کم فَیٹ، اینٹی آکسیڈینٹ Antioxidant سے بھرپور اور اومیگا۔3 فیٹی ایسڈز کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔[22]

3. بطور طب کیکڑے کے فوائد

کیکڑا سمندری خوراک میں بہت زیادہ مقبول ہے۔ یہ دل کو تقویت دیتا ہے۔ خون کی گردش اور نظام انہضام کو بڑھاتا ہے۔ یہ منرلز سے بھرپور ہوتا ہے اس میں اومیگا۔3 فیٹی ایسڈز اور سلینیم پایا جاتا ہے۔ اس میں پایا جانے والا فاسفورس ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتا ہے یہ Osteoporosis بیماری کا علاج ہے۔ کریب وٹامن B-2، کاپر، اومیگا۔3 اور سلینیم سے بھرپور ہوتا ہے جو کہ دماغ اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اور عصابی سرگرمیوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ Myelin کو مضبوط کرتا ہے اور اعصابی نظام کو درست رکھتا ہے۔ دل کی بیماریوں کے لیے بہت مفید ہے۔ بلڈ پریشر اور دل کے دورے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ نیز Strain کی مقدار کو کم کرتا ہے۔[23]

4. بحری کچھوؤں کا روایتی دواؤں میں استعمال

Turtle Jelly چائنا میں کچھوے کے خول سے ایک خاص قسم کی جیلی تیار کی جاتی ہے جو کہ دواؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چائنہ میں بہت سی دکانوں میں ایک دن میں کچھوے کے ۲۰۰ خول اس جیلی کو بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۳۰۰۰۷ کچھوے اس جیلی کے حصول کے لیے مارے جاتے ہیں۔ Tortoise Aid International ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ کے مطابق کتنے سو من کچھوے کے خول کو سالانہ چائنہ میں برآمد کیا جاتا ہے۔ تاکہ دوسرے ملکوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ چائنہ میں اس بات پر یقین کیا جاتا ہے کہ کچھوے سے حاصل شدہ جیلی جسم سے Toxins کو ختم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کینسر اور Insominia کا بہترین علاج ہے۔ باقی خزندوں کی طرح

---

[21].https://www.verywellfit.com/shrimp-nutrition-facts-calories-and-health-benefits-4111318, Retrieved 17 March, 2019

[22]- https://seafarms.com.au › what-is-the-nutritional-value-of-prawns, Retrieved 19 March, 2019

[23]. https://www.healthbenefitstimes.com/crab/ Retrieved 15 December, 2024
https://www.youtube.com/watch?=t5w7gYxc,https://en.wikipedia.org/wiki/crab;https://www. Softschools .co. /facts/ animals/crab_facts/127, Retrieved 15 December, 2024

کچھوے سے حاصل ہونے والا تیل بیماری کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔ کچھوؤں کے خول سے حاصل ہونے والا تیل اس کے بیرونی یا اندرونی خول دونوں سے حاصل ہوتا ہے۔ بری کچھوے کے لیے عمومی طور پر Plastrone کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ کچھوے سے حاصل ہونے والا پلاسٹرون Raw حالت میں ہی اکٹھا کیا جاتا ہے اور یہ Rawshells ، سر درد، Vertigo، Convulsion کانوں کی بیماریاں، جیسا کہ بہرہ پن، ٹانگوں کی کمزوری، دل کے امراض، گردے و جگر کی بیماریوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کچھوے سے حاصل ہونے والی Decoted Gelatin، Anemia، Aplastic اور Parkinson's کے امراض کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ چائنہ میں Soft shell Turtles خصوصی طور پر دواؤں میں بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ان کے Shell سے حاصل ہونے والا جیلاٹن بخار، Hemorrhoids، Amenorrhea کے امراض کا علاج ہے۔ اس لیے جیلاٹن، پیٹ کے امراض کے لیے بہت کارآمد ہے۔[24]

فارماسیوٹیکل کمپنیز بحری اور بری کچھوؤں کے Fat سے تیل حاصل کرتے ہیں۔ جن کو دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کہ درد سے نجات کے لیے بہت موثر دوا مانی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھوؤں سے بنی ادویات جلے ہوئے زخموں کے لیے بھی بہت اہم ہے۔ الٹرا وائلٹ ریز سے جلی ہوئی جلد کے اثرات کو بھی ان ادویات سے ختم کیا جاتا ہے۔ یہ دل کے امراض کے لیے بھی بہت کارگر ہے۔ کچھوے کا تیل جلد کو بہت زیادہ نرم کرتا ہے۔ یہ وٹامن سے بھرپور ہوتا ہے۔ جلد کو آلودگی سے بچاتا ہے۔ یہ آئل اینٹی رینکل Anti wrinkle کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔[25]
بحری و بری کچھوے کے تیل کا استعمال روایتی ادویات میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ہر قسم کے درد، ٹیومر، کینسر اور جلے ہوئے نشانات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی چربی کو خاص قسم کے پودوں کے ساتھ ملا کر متاثرہ حصہ پر لگانے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ کچھوے کا خول میڈیکل میں استعمال ہونے والی ادویات میں بہت موثر کردار ادا کرتا ہے۔[26]

کیمیائی ترکیب: The Chemical Constituent

بحری و بری کچھوے کے خول Keratin میں میگنیشم، وٹامن ڈی، منرلز اور زنک کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ جبکہ اس کے خول میں Collagen اور Calciu بنیادی طور پر دو اہم کیمیائی اجزاء ہوتے ہیں۔ Collagen سمندری کچھوے کے ۷ فیصد پلاسٹرون حصے سے بنتی ہے جبکہ کیلشیم پلاسٹرون Plastron اور Carapace کے تقریباً پچاس فیصد حصے پر مشتمل ہوتی ہے۔ کیلشیم ہڈیوں اور دانتوں کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ اعصابی نظام کو تقویت دیتی ہے۔[27]

---

[24].https://www.naturopathydigest.com/nutrition_herbs/herbs/turtle_shell.php;http://www.manopause-India. com/collagen.htm;https://www.itemonline.org/arts/turtle/htm.Retrieved, 15 December, 2024

[25].https://www.solverchem.com/article/cosmetic-ingredients/turtle-oil-properties-uses-benefits/details. https://encyclopedia.the freedictionary.com/turtleoil. Retrieved,December 15, 2024

[26]-turtle and tortoisemedicinal facts-natural supplements and herbs; https://herbalremedies. knoji.com>turtle-and-tortoise-medicinal-facts, Retrieved, 15 December, 2024.

[27]-https://www.holisticchiniesherbs.com/conditions/backpain/backbone;https://www.acuaatlanta.net/seven-forest-tortoise-shell-100-tablets-P-17641.html, Retrieved, 20 November, 2024

5. سانپ کا زہر بطور تریاق(Poison for Pain Relief)

زہریلی چیزوں سے حاصل کردہ ادویات کے حوالے سے آسٹریلیا سرفہرست ہے۔ جن میں مکڑیاں، بچھو اور سانپ شامل ہیں۔ سانپ کا زہر آخر کار ایک نہایت سائنسی طریقے کے عمل سے گزر کر آج کے دور میں بطور Painkiller استعمال ہوتا ہے۔ خاص طور افریقین میمبا (Mamba) سے حاصل ہونے والا زہر ادویات میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔[28]

6. سمندری گھوڑا: Sea Horse

زمانہ قدیم سے سمندری حیوانات کو دواؤں کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے اور انہی سمندری حیوانات میں سمندری گھوڑے سے بھی مختلف ادویات بنائی جاتی ہیں۔ تقریباً ہر سال ۲۰ ملین سی ہارسز کو ادویات کے طور پر گردے کی بیماریوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چائنہ کی قدیم روایات سے بھی ہارس کو ادویات میں استعمال کرنے کا طریقہ چلا آرہا ہے۔ سی ہارسز کی ۴۵۸ اقسام میں سے ۲۳ اقسام کو سوکھا کر روایتی ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سی ہارس میری کلچر Mariculture میں سی ہارسز کو تلاش کرنا اور مختلف ممالک تک ان کی رسائی کے سلسلے میں چائنہ، ویت نام اور آسٹریلیا شامل ہیں۔[29]

➢ **مبحث ہفتم: فقہاء کی آراء کی روشنی میں تجزیہ**

حرام چیز سے علاج معالجہ کے شرعی حکم کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے:

اضطراری حالات میں حرام چیز سے علاج معالجہ کا حکم

اگر مرض ایسا ہو جس میں انسان کی جان کو خطرہ لاحق ہو، تو ایسی حالت تو شرعی طور پر اضطرار اور ضرورت کی حالت کے تحت داخل ہے، جس میں خاص شرائط کے ساتھ شراب، خنزیر اور مردار جانور تک کھا کر جان بچانے کی اجازت خود قرآن پاک میں ان الفاظ میں موجود ہے :

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[30]

غیر اضطراری حالات میں حرام چیز سے علاج معالجہ کا حکم

جہاں تک ایسے غیر اضطراری حالات یا بیماری کے حکم کا تعلق ہے جس میں جان جانے کا خطرہ نہ ہو مگر تکلیف شدید ہو تو ایسے حالات میں بھی شریعت اسلامیہ نے علاج و دواء کے باب میں کچھ سہولیات دی ہیں۔ تاہم چونکہ ایسے حالات سے متعلق نصوص قرآن وسنت میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ملتا، اس لیے اس سلسلے میں فقہاء کے درمیان کچھ اختلاف بھی ہوا ہے۔ بعض حضرات ایسی حالت میں حرام چیز سے علاج معالجہ کو اس دلیل سے جائز قرار نہیں دیتے کہ ایک حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی شفاء اس چیز میں نہیں رکھی جو ان پر حرام کر دی گئی ہے۔

---

[28] -https://blog.csiro.au/nurture-nature-top-5-species-used-medicine, Retrieved 21 November, 2024.

[29] http://www.manopause-India.com/collagen.htm;https://www.itemonline.org/arts/turtle/htm. retrieved, 21 November, 2024

[30]. *Al Māīdāh,* 5: 3

طبی ضروریات کے لیے حیوانی اجزاء کے استعمالات

طبی ضروریات کے لیے حرام اور نجس حیوانی اجزاء کے استعمالات کی کئی شکلیں ہو سکتی ہیں، مثلاً علاج معالجہ کے لیے دوا کی ضرورت ہو سکتی ہے، خواہ اس دوا کا تعلق بیرونی و اندرونی استعمال سے ہو۔ حرام اور نجس حیوانی اجزاء کو علاج معالجہ اور دوا وغیرہ کی غرض سے استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے اور یہ اختلاف دراصل اس عموم کے تحت ہے کہ دوا کے طور پر کسی بھی حرام یا نجس چیز سے استفادہ جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقہاء کچھ شرائط کے ساتھ اسے جائز قرار دیتے ہیں اور بعض اسے کسی صورت بھی جائز قرار نہیں دیتے۔ آئندہ سطور میں اس بارے میں فقہاء میں پایا جانے والا اختلاف اور ان کے دلائل کا تجزیہ پیش کیا جائے گا اور آخر میں اس بارے میں راجح رائے کا تعین کیا جائے گا۔[31]

* **فقہ مالکی:** فقہاء مالکیہ کے ہاں اس مسئلہ میں جزئیات سمیت کئی آراء و اقوال پائے جاتے ہیں، مثلاً:

ایک رائے یہ ہے کہ کسی بھی قسم کی حرام اور نجس چیز کو علاج معالجہ کے لیے استعمال کرنا حرام ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے، خواہ موت کا خطرہ ہی کیوں نہ ہو، ایک رائے یہ ہے کہ اگر دوا کا تعلق بیرونی استعمال کے لیے ہو تو پھر حرام اور نجس سے استفادہ درست ہے اور اگر اندرونی استعمال ہو تو پھر درست نہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ شراب کے علاوہ دیگر حرام اور نجس چیزوں کو بطور دوا اندرونی استعمال میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ اگر نجس چیز بعینہ موجود ہو تو اسے بطور دوا استعمال کرنا حرام ہے، لیکن اگر اسے جلا کر اس میں تبدیلی کر دی گئی ہو یا کسی اور چیز سے ملا دیا گیا ہو، تو پھر اسے استعمال میں لانا جائز ہے۔ ان میں سے جو رائے زیادہ تر مالکیوں نے بیان کی ہے اور جسے ان کا مشہور مذہب قرار دیا جا سکتا ہے، وہ یہ ہے کہ شراب کے علاوہ باقی حرام اور نجس چیزوں کو بیرونی علاج معالجہ کے لیے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔[32]

* **فقہ شافعی:** فقہاء شافعیہ کے ہاں بھی حرام اور نجس سے علاج کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
* راجح مذہب یہ ہے کہ شراب کے ساتھ علاج درست نہیں، البتہ اس کے علاوہ باقی حرام اور نجس چیزوں سے علاج درست ہے بشرطیکہ ایک تو اس حرام اور نجس کی جگہ کوئی اور پاک دوا موجود نہ ہو اور دوسرا یہ کہ کوئی عادل مسلمان طبیب اس دوا کے لیے مشورہ دے۔[33] بعض شوافع کے ہاں دو صورتوں میں شراب سے بھی علاج درست ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ جب شراب کے علاوہ اور کوئی پاک دوا اس مرض کے لیے موجود نہ ہو اور یہ علم ہو کہ شراب سے شفا مل جائے گی۔ اسی طرح دوسری صورت یہ ہے کہ شراب کسی اور دوا وغیرہ میں مل کر ختم (ہلاک) ہو چکی ہو۔[34]
* **فقہ حنبلی:** فقہاء حنابلہ کے ہاں شراب سمیت کسی بھی حرام اور نجس چیز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا مطلقاً حرام ہے۔[35]

---

[31]. Ibn ul Hāmmām, Kāml ud Dīn, *Fāthūl Qādēēr*,Dār Ahyāh Al Tūrāth al Arābī, Bēruīt, 9: 40; Al Bānāyāh Shārāh al Hīdāyāh 9: 563

[32]. *Muwāhūb ūl Jēēl*, 1: 120

[33]. Al Nāwāwī, Mūhīyūddīn, *Al Mājmū Shārah al mūhāzzīb*, Dār ul Fīkār, Bērūit, 9: 51, *Al Mīnhāj Shārāh Mūlim bin Hjjāj* 13: 152

[34]. *Qāwāid ūl Ahkām*, 1: 81

[35]. *Al Mūghnī wā Shārāh ul Kābēēr*, 10: 313; *Kāshā'āf ūl Qīnā'h ān māān al iqnā'h*, 6: 189

* حتیٰ کہ حنابلہ میں سے امام ابن تیمیہ کی بھی یہی رائے ہے کہ حرام اور نجس کو بطور دوا کھانا درست نہیں، لیکن آپ نے اس سلسلہ میں ایک فرق یہ بیان کیا ہے کہ اگر دوا کا تعلق بیرونی استعمال سے ہو تو پھر حرام اور نجس چیز سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے، چنانچہ آپ سے خنزیر کی چربی سے علاج کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ:

"وأما التداوى بأكل شحم الخنزير فلا يجوز وأما التداوى-----"[36]

* **فقہ ظاہری:** فقہاء ظاہریہ کے نزدیک شراب کے علاوہ باقی تمام حرام اور نجس چیزیں دوا کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں اور ایسی صورت میں بیماری میں مبتلا شخص کے لیے وہ حرام اور نجس نہیں ہیں۔[37]

حرام اشیاء سے علاج کو جائز کہنے والوں کے دلائل:

جو فقہاء شراب کے علاوہ دیگر حرام اور نجس چیزوں سے علاج کو جائز قرار دیتے ہیں، انہوں نے اپنے موقف کے لیے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے: بعض روایات[38] میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ کو خارش کے مرض میں ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دی تھی۔[39] امام ابن تیمیہؒ نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ:

وأما لبس الحرير للحكة والجرب إن سلم ذلك فإن الحرير والذهب ليسا محرمين على الإطلاق فإنهما قد أبيحا لأحد صنفي المكلفين و-------------أيضاً۔[40]

بعض فقہاء نے اس قاعدہ کے پیش نظر حرام اور نجس سے علاج کو جائز قرار دیا ہے کہ جب دو مصلحتوں اور دو مفسدتوں کا تعارض ہو تو اعلیٰ مصلحت کا حصول اور بڑی مفسدت سے اجتناب ضروری ہے۔ چنانچہ جسم انسانی کو بیماری کی صورت میں حرام اور نجس دوا کے ساتھ بچانا بڑی مصلحت ہے اس سے کہ حرام اور نجس سے اجتناب کیا جائے۔

چنانچہ عزالدین اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں:

"جاز التداوى بالنجاسات اذا لم يجد طاهرا يقوم مقامها لأن مصلحة العافية والسلامة اكمل من مصلحة اجتناب النجاسة۔"[41]

"نجس چیزوں کو بطور دوا استعمال کرنا جائز ہے، بشرطیکہ جب اس کی جگہ کوئی طاہر چیز دستیاب نہ ہو، کیونکہ صحت و سلامتی کی مصلحت نجاست سے اجتناب کی مصلحت کے مقابلہ میں اکمل ہے۔ لیکن بعض اہل علم مثلاً جیسے امام ابن تیمیہؒ اس مصلحت کے مقابلہ میں اس کی مفسدت کو زیادہ بڑا قرار دیتے ہیں۔[42]

---

36. Mūhāmmād Abdūl Hāyāi Fārāngi, *Mājmūūh tūl Fātāwāh*, Shāhzād Pūblishers, Lahore), 24: 270

37. Al Mūhāllāh, 1: 175-177

38. Abū Dāwood, Sūlāimān Bin Athā'ās, *Al Sūnān*, Dār Ahyāā al Tūrāth Al Islāmi, Bērūit, Kitāāb ul Lībāās, Bāāb fi Lābās al Hārēēr li Uzār, Hādith 2: 4052

39. Ibn ē Hāzm, AbūMūhāmmād, *Al Mūhāllāh*, Dār ul Fīkār, Bērūit, 1: 177

40. *Mājmū ul Fātāwā*, 21: 568

41. *Qāwāīd ul Ahkām Fī Māsālēh ul A'ānām*, 1: 81

42. *Mājmū ul Fātāwā*, 21: 576

حرام اشیاء سے علاج کو ناجائز کہنے والوں کے دلائل:

جو فقہاء شراب کے علاوہ دیگر حرام اور نجس چیزوں سے علاج کو ناجائز قرار دیتے ہیں، انہوں نے اپنے موقف کے لیے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِه﴾[43]

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾[44]

ان آیات سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ان میں حرام اور نجس چیزوں کو مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے اور اس بات کا فرق نہیں کیا گیا کہ دوا وغیرہ کے لیے ان سے استفادہ مستثنیٰ ہے، لہٰذا جو دوا وغیرہ کے لیے ان چیزوں کو کھانا جائز کہتا ہے وہ ان آیات کے عموم میں بغیر دلیل کے تخصیص کرتا ہے جو جائز نہیں ہے۔[45] لیکن دیگر فقہاء اپنے پیش کردہ دلائل کی وجہ سے اس عموم میں تخصیص کرتے ہیں۔ اس لیے ان کے نزدیک ظاہر ہے یہ تخصیص بلا دلیل نہیں ہے۔

((عن أبي هريرة قال نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث))[46]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث (نجس) دوا سے منع فرمایا ہے۔

((عن أبي الدرداء قال قال رسول الله ﷺ إن الله أنزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواء فتداووا ولاتداووا بحرام۔))[47]

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دوا اور علاج دونوں کو نازل کیا ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا بنائی ہے، پس دوا استعمال کیا کرو لیکن حرام کو بطور دوا استعمال نہ کرو۔

((عن عبدالرحمٰن بن عثمان أن طبيباً سال النبی ﷺ عن ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي ﷺ عن قتلها۔))[48]

حضرت عبد الرحمٰن بن عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اسے دوا میں استعمال کرتا ہے تو آپ ﷺ نے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

مذکورہ بالا احادیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ان میں حرام چیز خواہ وہ شراب ہو یا کچھ اور، سے علاج کو واضح طور پر منع کر دیا گیا ہے۔[49] ان احادیث میں یا تو شراب کا ذکر ہے یا پھر بغیر شراب کے مطلقاً حرام کا ذکر ہے۔

---

[43]. *Al Māīdāh*, 5: 3

[44]. *Al Māīdāh*, 5: 90

[45]. *Mājmū ul Fātāwā*, 21: 562

[46]. Al Tīrmāzī, Abū Isā Mūhāmmād Bin Esā, *Al Jāmēh*, Dār ul Islām,Riyādh,1419h, Kītāāb ul Tibb, Bāāb Fi Mā Jā'ā Mīn Qātālā, Hādith 2: 4045

[47]. Sūnān Ibi Dāwood, *Kītāāb ul Tibb, Bāāb Fi Adwīyāh Al Mākroohīyāh*, Hādith 1: 3866

[48]. *Sūnān Ibi Dāwood, Kītāāb ul Tibb, Bāāb Fi Qatal āl Zīfdāh*, Hādith 2: 5260

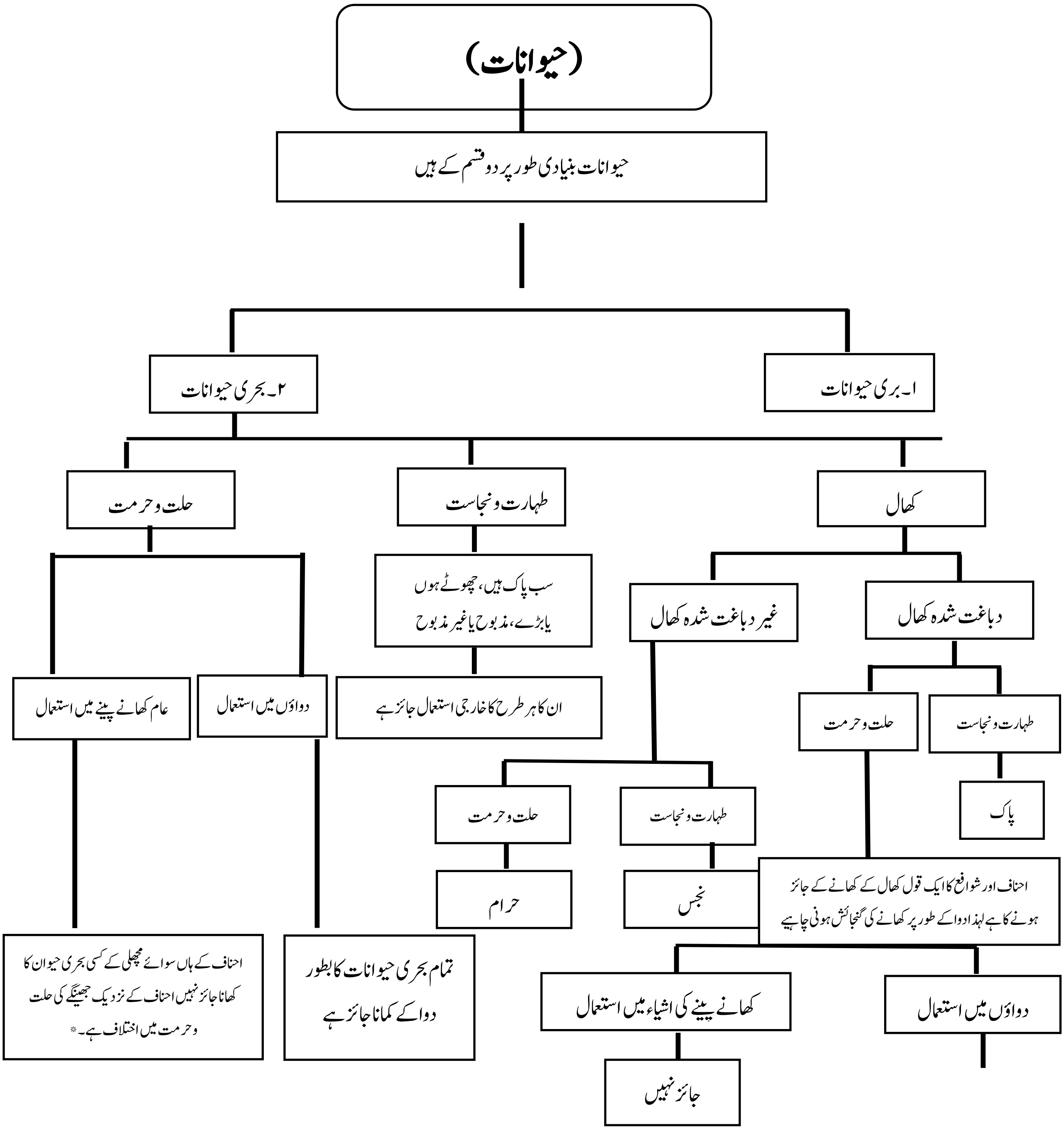

[49]. *Mājmū ul Fātāwā*, 21: 568

حاصل بحث

فقہاء حنفیہ، اور ظاہر یہ کے نزدیک شراب کے علاوہ باقی حرام اور نجس چیزوں کو بطور دوا استعمال کرنا جائز ہے جبکہ فقہاء شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں یہ جائز نہیں ہے۔ البتہ مالکیوں کے ہاں اس مسئلہ میں اختلاف رائے ہے۔ مشہور مذہب کے مطابق بیرونی استعمال کے لیے حرام اور نجس سے استفادہ جائز ہے، اندرونی کے لیے نہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کی بھی یہی رائے ہے۔ بحری حیوانات کا ضرورت کے تحت دوا میں استعمال جائز ہے۔ اور ضرورۃ احناف کے نزدیک بھی جائز ہے۔ (دوا جائز الضرورۃ)[50] لیکن جمہور فقہاء نے ایسی حرج کی حالت میں بھی حرام چیز سے معالجہ کی گنجائش دی ہے۔ اور اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل تو وہ حدیث ہے جس کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے عرینہ قبیلہ کے لوگوں کو علاج کے لیے اونٹوں وغیرہ حلال جانوروں کا پیشاب استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ایک اور استدلال ان حضرات کا حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے بھی ہے، جن کی ناک ایک جنگ میں کٹ گئی تھی اور آپ ﷺ نے ان کو سونے کی ناک لگانے کی بضرورت اجازت دی تھی، حالانکہ یہ بات متفقہ ہے کہ سونے کا استعمال عام حالات میں مردوں کے لیے حرام ہے۔ ان وجوہ سے جمہور اہل علم ایسی شدید تکلیف کی صورت میں بھی مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ حرام چیز سے علاج معالجہ کی گنجائش دیتے ہیں۔ جن احادیث میں شراب کا ذکر ہے ان کے بارے میں ایک تو صحت سند کے اعتبار سے اعتراض کیا گیا ہے اور ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ احادیث میں آپ ﷺ نے شراب کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ خود بیماری ہے۔ لہٰذا جس چیز میں شفا نہ ہو اور وہ عمومی حالات میں حرام بھی ہو تو ظاہر ہے پھر اسے حرام ہی قرار دیا جائے گا۔[51]

اور جن احادیث میں مطلقاً حرام کا ذکر ہے ان کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ انہیں یا تو شراب ہی پر محمول کیا جائے گا یا پھر اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ جب حلال ذریعہ دوا موجود ہو تو پھر حرام میں شفاء نہیں ہے اور ایک رائے یہ بھی ہے کہ انہیں اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ اس کے لیے اس میں شفاء نہیں جو اس میں شفاء کا یقین نہ رکھتا ہو۔[52] اسی طرح ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ علاج معالجہ بھی ضرورت کی قبیل سے ہے اور جس طرح حالتِ اضطرار میں حرام حرام نہیں رہتا بلکہ حلال ہو جاتا ہے، اسی طرح علاج معالجہ میں بھی حرام کی حیثیت حرام کی نہیں رہتی۔ اس لیے ان احادیث کو حرام سے علاج پر منطبق نہیں کیا جا سکتا۔[53]

---

[50]. Ibn e Abidāin,Muhammad Amīn Bin Umer, *Radd ul Mūhtarār ālā Durr ul Mūkhtār*, (DāR ul Fikar, Bērūit,2000),5: 313

[51]. *Al Mūhāllāh*, 1:175

[52]. *Hāshiyā Ibn e Abidāin*, 5: 288

[53]. *Al Mūhāllāh*, 1: 174-175

تجزیہ وترجیح

* گزشتہ بحث کا حاصل یہ ہے کہ فقہاء حنفیہ اور ظاہریہ کے نزدیک شراب کے علاوہ باقی حرام اور نجس چیزوں کو بطور دوا استعمال کرنا جائز ہے جبکہ فقہاء شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں یہ جائز نہیں ہے۔ البتہ مالکیوں کے ہاں اس مسئلہ میں اختلاف رائے ہے۔ مشہور مذہب کے مطابق بیرونی استعمال کے لیے حرام اور نجس سے استفادہ جائز ہے، اندرونی کے لیے نہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کی بھی یہی رائے ہے۔
* زیر نظر مسئلہ میں ان فقہاء کی رائے قوی معلوم ہوتی ہے جو حرام اور نجس سے علاج معالجہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ علاج معالجہ کی بعض صورتیں یقینی طور پر اضطرار کی قبیل سے ہوتی ہیں اور ظاہر ہے ایسی صورت میں خنزیر یا مردار کو کھانا اگر جائز ہو سکتا ہے تو پھر علاج معالجہ میں اس کے کسی جزء سے استفادہ آخر کیسے ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح علاج معالجہ کی بعض صورتیں حاجت کی قبیل سے بھی ہوتی ہیں۔ اور حاجت کی صورت میں بھی بیشتر فقہاء حرام سے استفادہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ آج کل بہت سی ادویات میں حرام چیزوں سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے۔ اگر اسے مطلقاً حرام قرار دے دیا جائے تو پھر اس سے لوگوں کو مجموعی طور پر ضرر کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس نوعیت کی بہت سی ایسی فائدہ مند ادویات کو چھوڑنا پڑے گا جن کا متبادل بھی موجود نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Syed Arif Alī Shāh, *Hāiwānāt kī Khūrāk kā Shārʿāi Māayār* (Pakistan: Sanha Halal Associates, 2018).
* Dr. Khalid Ghāznāwī, *Tībb-e-Nābwī aur Jādīd Science* (Lahore: Al-Faisal Nāshērān wa Tājirān Kutub, 1988).
* Māhīr Ahmād Sūfī, *Āyātullāh fī Khalq al-Ḥayawānāt al-Barrīyah wa al-Baḥrīyah* (Beirut: Al-Asariyah, 1429 AH).
* Ibn al-Qayyim al-Jawziyyah, *Tibb al-Nabī (SAW)* (Lahore: Maktabah Muḥammadīyah, 2006).
* Al-Qazwīnī, Muḥammad ibn Maḥmūd, *ʿAjāʾib al-Makhlūqāt wa Gharāʾib al-Mawjūdāt* (Beirut: Muʾassasah al-ʿĀlamī lil-Maṭbūʿāt, 1421 AH).
* Al-Jāḥiẓ, ʿAmr ibn Baḥr, *Kitāb al-Ḥayawān* (Beirut: Dār al-Jīl, 1416 AH).
* Muḥammad Ṭāriq Maḥmūd Chughtāʾī, *Sunnat-e-Nabwī aur Jādīd Science* (Bahawalpur: Shuʿbah-yi Taḥqīq wa Taṣnīf, 1997).
* Ziyāʾ al-Dīn, *Khawāṣ al-Aḥjār al-Karīmah* (Beirut: Muʾassasah al-ʿĀlamī, 2000).
* ʿAbd al-Ḥaqq Hāshimī, *Ḥadīth-e-Nabawī aur Sāʾinsī ʿUlūm* (Karachi: Islamic Research Academy, 2014).
* Ibn al-Humām, Kamāl al-Dīn, *Fatḥ al-Qadīr* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī).
* Al-Nawawī, Muḥyī al-Dīn, *Al-Majmūʿ Sharḥ al-Muhadhdhab* (Beirut: Dār al-Fikr).
* Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn ibn ʿUmar, *Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār* (Beirut: Dār al-Fikr, 2000).